5

5174CH05

باب 5

ہندوستان میں انسانی سرمایہ کی تشکیل

اس باب کے مطالعے کے بعد طلباء

- انسانی وسائل، انسانی سرمایہ کی تشکیل اور انسانی ترقی کے تصورات کو سمجھیں گے
- انسانی سرمائے میں سرمایہ کاری، معاشی نمو اور انسانی ترقی کے درمیان رابطوں کو سمجھیں گے؛
- تعلیم اور صحت پر حکومت کے اخراجات کی ضرورت کو سمجھیں گے؛
- ہندوستان کی تعلیمی حصولیابی کی حالت کے بارے میں سمجھیں گے؛

© NCERT not to be republished

"تعلیم پر عوامی اور نجی عطیات کو حکمت وعقلمندی (Wisdom) سے خرچ کرنے کی مقدار" اس کے راست نتائج سے نہیں کی جاسکتی؛ عوام الناس عموماً اپنے طور پر جن مواقع سے استفادہ کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ مواقع فراہم کرنے کے ذریعہ صرف اصل کاری کے طور پر یہ زیادہ نفع بخش ثابت ہوگا، بہتوں کے لئے جو غیر معروف طور پر مر جاتے وہ اس کے ذریعہ اپنی پوشیدہ اہلیتیں ثابت کرنے کے لئے ضروری شروعات کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

الفرڈ مارشل

5.1 تعارف

ایک عنصر یا عامل کے بارے میں سوچیے جس نے نوع انسانی کے ارتقا میں زبردست اثر ڈالا ہے۔ غالباً یہ علم کا ذخیرہ کرنے اور ترسیل کرنے کی انسان کی اہلیت ہے جسے وہ بات چیت کے ذریعہ، گیتوں کے ذریعہ اور تفصیلی لکچر کے ذریعہ انجام دیتا رہا ہے۔ لیکن انسانوں نے جلد ہی دریافت کرلیا کہ ہمیں کاموں کو مؤثر طور پر انجام دینے کے لیے اچھی تربیت و مہارت کی ضرورت ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ کسی تعلیم یافتہ شخص کی کاوش پر مبنی مہارت ایک غیر تعلیم یافتہ فرد کی نسبت زیادہ ہوتی ہے اور اس لیے غیر تعلیم یافتہ شخص کے مقابلے تعلیم یافتہ شخص زیادہ آمدنی پیدا کرنے کا اہل ہوتا ہے اور نتیجتاً معاشی نمو کے تئیں اس کا اشتراک بھی زیادہ ہوتا ہے۔

تعلیم کا حصول نہ صرف اس لیے کیا جاتا کہ ہے اس سے لوگ اعلیٰ استعداد حاصل کرتے ہیں بلکہ اس کے دیگر قابل قدر

شکل **5.1** کسانوں کی مناسب تعلیم وتربیت کھیتوں میں پیداواری صلاحیت بڑھا سکتی ہے

فوائد بھی ہیں۔اس سے کسی کو بہتر سماجی حیثیت اور فخر بھی حاصل ہوتا ہے ۔ یہ انسان کو زندگی میں بہتر چیزیں چننے کا اہل بناتی ہے۔سماج میں واقع ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کا علم فراہم کرتی ہے۔یہ نئے نئے کام کرنے کے لیے متحرک کرتی ہے۔مزید برآں، تعلیم یافتہ افرادی قوت کی دستیابی نئی ٹکنالوجیوں کو اپنانے کے عمل کو آسان بناتی ہے۔ ماہرین معاشیات ملک میں تعلیمی مواقع کو وسعت دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں کیونکہ یہ ترقیاتی عمل کو تیز کرتی ہے۔

5.2 انسانی سرمایہ کیا ہے؟

جس طرح کوئی ملک مادی وسائل، جیسے زمین کو، مادی سرمایہ، جیسے فیکٹریوں میں تبدیل کرسکتا ہے، اسی طرح یہ انسانی وسائل کو بھی، جیسے طلباء کو انسانی سرمایہ جیسے، انجینئر اور ڈاکٹر میں بھی تبدیلی کرسکتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ سماجوں کو قابل لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے جنھوں نے خود کو پروفیسروں اور دیگر پیشہ ور افراد کے طور پر تعلیم اور تربیت سے آراستہ کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، دیگر انسانی سرمایہ (جیسے ڈاکٹر، انجینئر) تیار کرنے کے لیے ہمیں بہتر انسانی سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں انسانی وسائل سے مزید انسانی سرمایہ تیار کرنے کے لیے انسانی وسائل میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

آیئے ہم درج ذیل سوالوں کو سامنے رکھ کر مزید سمجھیں کہ انسانی سرمایہ کا مطلب کیا ہے۔

(i) انسانی سرمایہ کے وسائل کیا ہیں؟

(ii) ملک کے انسانی سرمایہ اور معاشی نمو کے درمیان کیا کوئی تعلق ہے؟

(iii) کیا انسانی سرمایہ کی تشکیل انسان کی ہمہ گیر ترقی سے وابستہ ہے یا جیسا کہ اب کہا جاتا ہے، انسانی ترقی ؟

(iv) ہندوستان میں انسانی سرمایہ کی تشکیل میں حکومت کیا کردار ادا کرسکتی ہے؟

5.3 انسانی سرمایہ کے وسائل

تعلیم میں سرمایہ کاری کو انسانی سرمایہ کا ایک خاص وسیلہ سمجھا جاتا ہے۔ متعدد دیگر وسائل بھی ہوتے ہیں، صحت، کام کے دوران تربیت، نقل مکانی اور معلومات سرمایہ کاری انسانی سرمایہ کی تشکیل کے دیگر وسائل میں۔

ہمارے والدین تعلیم پر کیوں خرچ کرتے ہیں؟ افراد کے ذریعہ تعلیم پر خرچ کرنا، کمپنیوں کے ذریعہ کیپیٹل گڈس پر ایک مقررہ مدت میں مستقبل کے منافع کو بڑھانے کے لیے خرچ کرنا جیسا ہے، اسی طرح افراد تعلیم پر مستقبل میں آمدنی بڑھانے کے مقصد کے ساتھ سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

>
>
> ### انہیں حل کریں
>
> ➢ مختلف طبقات سے تین خاندان لیجئے۔(i) نہایت غربت (ii) مڈل کلاس اور (iii) خوشحال۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم پر ان خاندانوں کے اخراجات کا مطالعہ کیجئے۔

تعلیم کی طرح صحت کو بھی ملک کی ترقی کے لیے ایک اہم لاگت (Input) کے طور پر سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ کسی فرد کی ترقی

© NCERT not to be republished

2019-20

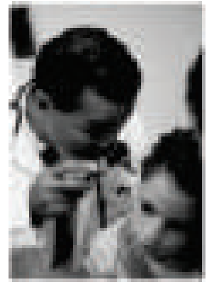

کے لیے اہم ہے۔ کون بہتر کام کرسکتا ہے۔ ایک بیمار آدمی یا وہ فرد جس کی صحت اچھی ہو؟ ایک بیمار محنت کش بغیر طبی سہولتوں کے کام سے غیر حاضر رہنے پر مجبور ہوتا ہے اور اس طرح پیداواریت کا نقصان ہوتا ہے۔ لہذا صحت پر اخراجات انسانی سرمایہ کی تشکیل کا اہم وسیلہ ہے۔

مرض سے بچاؤ کی دوا (ٹیکا لگائی)؛ **شفا بخش دوا** (بیماری کے دوران **طبی علاج**) سماجی دوا (صحت سے متعلق خواندگی کا پھیلاؤ) اور صاف پینے کے پانی اور بہتر صفائی کا اہتمام، صحت پر ہونے والے اخراجات کی مختلف شکلیں ہیں۔ صحت سے متعلق اخراجات سیدھے طور پر صحت مند افراد کی فراہمی کو بڑھاتے ہیں اور اس طرح انسانی سرمایہ کی تشکیل کا ماخذ ہیں۔

فرمیں اپنے کارکنوں کو **کام کے دوران تربیت** دینے پر خرچ کرتی ہیں۔ اس کی مختلف شکلیں ہوسکتی ہیں: ایک کارکن کو

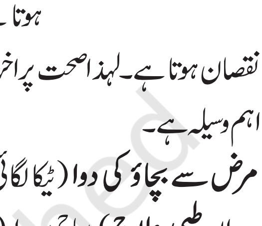

خود فرم میں ہی کسی ماہر ورکر کی نگرانی میں تربیت دی جاسکتی ہے؛ دو ورکرس کو کیمپس سے دور تربیت کے لیے بھیجا جاسکتا ہے۔ ان دونوں معاملوں میں فرمیں کچھ اخراجات کرتی ہیں۔ اس طرح فرمیں تقاضا کرتی ہیں کہ ورکرس (کارکنان) کو دوران ملازمت تربیت کے بعد ایک مخصوص مدت کے لیے کام کرنا چاہئے جس کے دوران تربیت کے سبب بڑھی ہوئی پیداواری صلاحیت کے

فوائد سے یہ بازیاب ہوسکتی ہے۔ کام کے دوران تربیت سے متعلق اخراجات بڑھی ہوئی لیبر پیداواری صلاحیت کی شکل میں (جو کہ اس کی لاگت کے مقابلے کہیں زیادہ ہوتی ہے) اس طرح کے اخراجات کے حاصل کے طور پر انسانی سرمایہ کی تشکیل ہے۔ کام کی تلاش میں جو لوگ نقل وطن کرتے ہیں ان کے لئے بڑی تنخواہیں باعث کشش ہوتی ہیں جو کہ آبائی مقام پر حاصل کی جانے والی تنخواہوں کی نسبت زیادہ ہوسکتی ہیں۔

ہندوستان میں بے روزگاری دیہی شہری **نقل مکانی** کی ایک وجہ ہے۔ تکنیکی اہلیتوں والے افراد جیسے انجینئر اور ڈاکٹر دیگر ملکوں کو بڑی تنخواہوں کے سبب ہجرت کرتے ہیں۔ ان دونوں معاملوں میں ہجرت ٹرانسپورٹ، نقل مکانی کے مقامات میں رہنے سہنے کی لاگتوں اور اجنبی سماجی وثقافتی ماحول میں رہنے کی ذہنی ونفسیاتی قیمت پر مشتمل ہے۔ نئے مقامات پر زیادہ آمدنی، ہجرت کی لاگتوں کے مقابلے قدر و قیمت میں بڑھ جاتی ہیں لہذا نقل مکانی پر ہونے والے اخراجات بھی انسانی اصل کی تشکیل کا ایک ماخذ ہے۔

لوگ مزدور بازار، اور دیگر بازاروں جیسے تعلیم وصحت سے متعلق **معلومات** کو حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ مثال کے لئے لوگ مختلف قسم کے کاموں سے متعلق تنخواہ کے

© NCERT not to be republished

باکس: 5.1 مادی اور انسانی اصل

سرمایہ کاری کی تشکیل کی دونوں شکلیں شعوری سرمایہ کاری کے نتائج پر مبنی ہوتے ہیں۔اصل پونجی میں سرمایہ کاری کرنے سے متعلق فیصلے متعلقہ شخص کے علم کی بنیاد پر لیے جاتے ہیں۔صنعتکار (Entrepreneur) سرمایہ کاری کی وسعت سے حاصل کی متوقع شرحوں کا حساب لگانے کا علم رکھتا ہے اور پھر معقول طور پر فیصلہ کرتا ہے کون سی سرمایہ کاریاں کی جانی چاہئیں۔ اصل پونجی کی ملکیت مالک کے شعوری فیصلے کا نتیجہ ہوتی ہیں۔اصل پونجی کی تشکیل بالخصوص ایک معاشی اور تکنیکی عمل ہے۔

کسی کی زندگی میں انسانی اصل کی تشکیل کا ایک بڑا حصہ اس وقت واقع ہوتا ہے جب وہ فیصلہ لینے کا اہل نہیں ہوتا/ ہوتی کہ آیا یہ ان کی یافت کو بیش ترین کر سکے گا۔بچوں کو ان کے والدین اور سماج کے ذریعہ مختلف قسم کی اسکولی تعلیم اور صحت سے متعلق سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ہمسر افراد، معلمین اور سماج انسانی اصل سرمایہ کاریوں سے متعلق فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں، حتی کہ تعلیم کے تیسرے مرحلے میں بھی یعنی کالج کی سطح پر۔مزید برآں، انسانی اصل کی تشکیل اس مرحلے پر پہلے ہی سے اسکولی سطح پر تشکیل یافتہ انسانی سرمایہ کاری پر منحصر ہے۔انسانی پونجی کی تشکیل جزوی طور پر ایک سماجی عمل ہے اور جزوی طور پر انسانی پونجی کے عمل کاروں کے شعوری فیصلے۔

آپ جانتے ہیں کہ اصل پونجی کے مالک کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ اسی مقام پر موجود ہو بالفرض ایک بس جہاں اس کو استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ اس بس کے ڈرائیور کو اس وقت موجود ہونا چاہیے جب بس کو سواری اور سامان کو نقل وحمل کے لیے استعمال کیا جانا ہوتا ہے اصل پونجی مرئی ہے اور دیگر شے کی طرح بازار میں آسانی سے فروخت کیا جاسکتا ہے۔انسانی پونجی بازار میں نہیں فروخت کیا جاتا؛ صرف انسانی خدمات فروخت کی جاتی ہیں اور انسانی سرمایہ کی ضرورت پیداوار کی جگہ ہوتی ہے۔مادی سرمایہ کو اپنے مالک سے الگ کیا جاسکتا ہے جبکہ انسانی سرمایہ اپنے مالک سے ناقابل جدائی ہوتا ہے۔

سرمایہ کی دونوں شکلیں ایک مقام سے دوسرے مقام تک حرکت پذیری کے معنی میں مختلف ہوتی ہیں۔ مادی سرمایہ کچھ مصنوعی تجارتی بندشوں کے علاوہ ممالک کے درمیان پوری طرح باآسانی منتقل ہوسکتی ہیں۔انسانی سرمایہ ممالک کے درمیان پوری طرح نقل پذیر نہیں ہوتا کیونکہ اس کی نقل وحرکت قومیت اور ثقافت سے بندھی ہوتی ہے۔اس لیے مادی سرمایہ کی تشکیل درآمدات کے ذریعہ بھی کی جاسکتی ہے جبکہ انسانی سرمایہ کی تشکیل کو سماج اور معیشت اور ریاست اور افراد کے ذریعہ اخراجات کی نوعیت کے موافق شعوری پالیسی کی وضع کے ذریعہ انجام دیا جانا ہوتا ہے۔

سرمایہ کی دونوں شکلوں کو وقت کے ساتھ فرسودگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن فرسودگی کی نوعیت دونوں کی الگ الگ

ہوتی ہے۔ مشین کے متواتر استعمال سے فرسودگی پیدا ہوتی ہے اور ٹکنالوجی کی تبدیلی سے متروک کی جاسکتی ہے۔ انسانی سرمایہ کے معاملے میں فرسودگی بڑھتی عمر کے ساتھ ہوتی ہے لیکن بڑی حد تک تعلیم صحت وغیرہ میں مسلسل عمل کاری کے ذریعہ کم کی جاسکتی ہے۔ یہ سرمایہ کاری ٹکنالوجی میں تبدیلی کے ساتھ خود سامنا کرسکتی ہے جو مادی سرمایہ کے معاملے میں ایسا نہیں ہے۔

انسانی سرمایہ سے رواں فوائد کی نوعیت مادی اصل سے مختلف ہوتی ہے۔ انسانی سرمایہ سے نہ صرف مالک کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ بالعموم سماج کو بھی اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اسے خارجی فائدہ کہا جاتا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ شخص مؤثر طور پر جمہوری عمل میں حصہ لے سکتا ہے اور ملک کی سماجی و معاشی ترقی میں اشتراک کرسکتا ہے۔ ایک صحت مند فرد ذاتی حفظان صحت کے علم اور صفائی کو برقرار رکھنے، چھوت سے لگنے والی بیماریوں اور وبائی امراض کے پھیلاؤ سے روکتا ہے۔ انسانی سرمایہ نجی اور سماجی فوائد دونوں کی تخلیق کرتا ہے، جبکہ مادی سرمایہ صرف نجی فائدے کی تخلیق کرتا ہے۔ یعنی مادی سرمایہ سے فوائد ان کو حاصل ہوتے ہیں جو پروڈکٹ اور اس کے ذریعہ پیش کی جانے والی خدمات کے لئے قیمت چکاتے ہیں۔

معیار کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں، آیا تعلیمی ادارے قابل روزگار مہارتوں کی صحیح قسم فراہم کرتے ہیں اور کس لاگت پر، یہ بھی جاننا چاہتے ہیں۔ انسانی اصل میں اور حاصل انسانی پونجی اسٹاک کی مؤثر افادیت کے لیے سرمایہ کاری سے متعلق فیصلے لینے کے سلسلے میں یہ معلومات ضروری ہے۔ بازار محنت اور دیگر بازاروں سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے کئے جانے والے اخراجات بھی انسانی سرمایہ تشکیل کا ماخذ ہیں۔

مادی سرمایہ کا تصور انسانی سرمایہ کی صورت گری یا نظریہ قائم کرنے کے لئے بنیاد ہے۔ سرمایہ کی دو شکلوں کے درمیان کچھ مماثلتیں ہیں؛ ساتھ ہی ساتھ کچھ نمایاں اختلافات بھی ہیں۔ دیکھیں باکس 5.1۔

انسانی سرمایہ اور معاشی نمو: قومی آمدنی میں کس کی دین زیادہ ہے؟ فیکٹری کے مزدور کی یا سافٹ ویر کے پیشے سے منسلک فرد کی؟ ہم جانتے ہیں کہ ایک تعلیم یافتہ فرد کی محنت یا کام کی ہنرمندی ایک غیر تعلیم یافتہ فرد کے مقابلے زیادہ ہوتی ہے اور تعلیم یافتہ فرد غیر تعلیم یافتہ کے مقابلے زیادہ آمدنی پیدا کرتا ہے۔ معاشی نمو کا مطلب ملک کی حقیقی قومی آمدنی میں اضافہ ہے؛ فطری طور پر معاشی نمو کے تئیں تعلیم یافتہ فرد کا اشتراک ناخواندہ افراد کے مقابلے زیادہ ہوتا ہے۔ ایک صحت مند فرد کا اشتراک بیمار افراد کے مقابلے زیادہ ہوتا ہے۔ اگر ایک صحت مند فرد طویل مدت کے لیے بلا رکاوٹ محنت کی رسد فراہم کرسکتا ہے تب وہ معاشی نمو کے لیے ایک اہم عامل ہے۔ اس طرح بہت سے دیگر عوامل جیسے کام کے دوران تربیت، روزگار کے بازار کی معلومات اور نقل مکانی کے ساتھ تعلیم اور صحت وغیرہ کسی فرد کی آمدنی پیدا کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتے ہیں۔

نوع انسانی کی یہ بڑھی ہوئی پیداواری صلاحیت یا انسانی

2019-20

سرمایہ نہ صرف محنت کی پیداواریت بڑھانے کی جانب بڑی معقول حدتک اشتراک کرتا ہے بلکہ اختراعات کے لئے تحریک بھی پیدا کرتا ہے اورنئ ٹکنالوجیوں کو جذب کرنے کی اہلیت پیدا کرتا ہے۔تعلیم،سماج اورسائنٹفک ترقی میں تبدیلیوں کوسمجھنے کاعلم فراہم کرتی ہے، اس طرح ایجادات اور اختراعات میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح تعلیم یافتہ قوت محنت نئ ٹکنالوجیوں کو اپنانے میں سہولت پیدا کرتی ہے۔

عملی تجربے پرمبنی شہادت یہ ثابت کرتی ہے کہ انسانی سرمایہ میں اضافہ جومعاشی نموکا موجب ہوتا ہے وہ کسی حدتک مبہم ہے۔ایسا پیمائش کے متعلق مسائل کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ مثال کے لئے اسکول کا عرصہ، مدرس، شاگرد کا تناسب اور اندراج کی شرح کے اعتبار سے تعلیمی پیمائش تعلیم کے معیار کو ظاہرنہیں کرتی؛زری اصطلاح میں پیمائش کی گئی صحت سے متعلق خدمات،متوقع زندگی اورشرح اموات ملک میں لوگوں کی صحت

انہیں حل کریں

➢ ایک تعلیم یافتہ فرد آمدنی کے دھارے میں زیادہ اشتراک کرتا ہے۔درج ذیل کے ذریعہ ماہانہ کمائی جانے والی تنخواہ دریافت کیجئے:

- راج،مستری
- آپ کے اپارٹمنٹ یااسکول کا چوکیدار
- گھریلونوکر/ دھوبی
- آپ کےاسکول کے ٹیچر
- آفس میں کلرک
- پروفیسر
- ڈاکٹر/ انجینئر/ ایکزیکیٹو

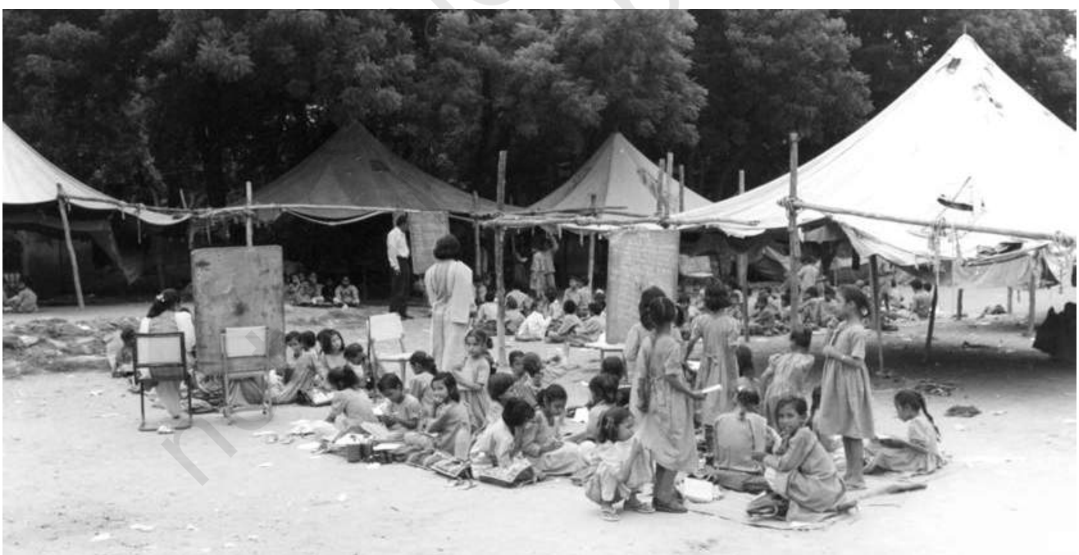

شکل 5.2. انسانی سرمایہ پیدا کرنا:ایک گاؤں کا اسکول جس کی جگہ تبدیل ہوتی رہتی ہے -

سے متعلق اصل حیثیت کا اظہار نہیں کرسکتیں۔ درج بالا اشاریہ کا استعمال کرتے ہوئے ترقی پذیر اور ترقی یافتہ دونوں صورتوں میں تعلیم اور صحت سے متعلق سیکٹر میں بہتری کا تجزیہ اور حقیقی فی کس آمدنی میں نمو ظاہر کرتا ہے کہ انسانی سرمایہ کی پیمائشوں میں ارتکاز (Convergance) ہے لیکن فی کس حقیقی آمدنی کے ارتکاز کی کوئی علامت نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں ترقی پذیر ممالک میں انسانی سرمایہ کا فروغ تیز ترین رہا ہے لیکن فی کس حقیقی آمدنی اتنی زیادہ نہیں ہے۔ یہ یقین کرنے کے اسباب ہیں کہ انسانی سرمایہ اور معاشی نمو کے درمیان سبب و نتائج کا باہمی ربط (Causality) کسی بھی سمت میں رواں ہوتا ہے۔ یعنی اونچی آمدنی انسانی سرمایہ کی اونچی سطح کی تعمیر کا موجب ہوتی ہے یا اس کے برعکس۔ اس کا مطلب ہے انسانی سرمایہ کی بلند سطح آمدنی کے فروغ کا سبب ہوتی ہے۔

ہندوستان نے معاشی نمو میں انسانی سرمایہ کی اہمیت کو بہت عرصہ پہلے تسلیم کرلیا تھا۔ ساتویں پنچ سالہ منصوبے میں کہا گیا ہے کہ انسانی وسائل کی ترقی کو (انسانی سرمایہ سمجھیں) کسی بھی ترقیاتی حکمت عملی میں خاص طور پر ایک بڑی آبادی والے ملک کے ضمن میں ایک کلیدی رول تفویض کرنا لازمی ہے۔ بہتر خطوط پر تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ، ایک بڑی آبادی معاشی نمو کی رفتار بڑھانے اور مطلوبہ سمتوں میں سماجی تبدیلی کو یقینی بنانے میں بذاتِ خود ایک اثاثہ بن سکتی ہے۔

معاشی نمو کے تئیں انسانی سرمایہ (تعلیم اور صحت) کی نمو سے سبب و اثر (علت و معلول) کا رشتہ قائم کرنا مشکل ہے لیکن ہم جدول 5.1 میں دیکھ سکتے ہیں کہ ان سیکٹروں کی بیک وقت نمو

شکل5.3. سائنسی اور تکنیکی افرادی قوت: انسانی سرمایہ ایک قیمتی جز۔

ہوئی ہے۔ ہر سیکٹر میں نمو نے غالباً ہر دیگر سیکٹر کی نمو کو مزید تقویت پہنچائی ہے۔

حال ہی میں ہندوستانی معیشت پر دو آزادانہ رپورٹوں کے ذریعہ اس بات کی شناخت ہوئی ہے کہ انسانی سرمایہ کی تشکیل میں اپنی قوت کے سبب ہندوستان زیادہ نمو کرے گا۔ ایک جرمنی بینک، ڈچ بینک نے عالمی افزائش مراکز (Global Growth Centres) پر مبنی رپورٹ میں (جو 1.7.2005 کو چھپی) نشان دہی کی ہے کہ ہندوستان سال 2020 تک دنیا میں فروغ کے چار بڑے مراکز میں سے ایک کے طور پر ابھرے گا۔ اس میں مزید بیان کیا گیا ہے، ''ہماری عملی تفتیش سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے کہ انسانی سرمایہ آج کی معیشتوں میں پیداوار کا ایک نہایت اہم عامل ہے۔ GDP میں اضافہ حاصل کرنے میں انسانی سرمایہ میں اضافہ فیصلہ کن ہوتا ہے۔ ہندوستان کے

© NCERT not to be republished

2019-20

جدول 5.1

تعلیم اور صحت سے متعلق سیکٹروں میں ترقی کے منتخب اظہاریے

تفصیلات		1951	1981	1991	2001	2015-16
حقیقی فی کس آمدنی (روپے میں)		5708	8594	11535	16172	77803
خام شرح اموت شرح (1,000 فی آبادی پر)		25.1	12.5	9.8	8.1	6.11
بچوں کی شرح اموات		146	110	80	63	34
شرح (فی 1,000 زندہ پیدائش پر) پیدائش پر متوقع زندگی (سال میں)	مرد	37.2	54.1	59.7	63.9	67
	عورت	36.2	54.7	60.9	66.9	70
خواندگی کی شرح (%)		16.67	43.57	52.21	65.20	76

ماخذ: مختلف سالوں کا اکنامک سروے، وزارت مالیات، حکومت ہند۔

حوالے سے اس رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ 2005 اور 2020 کے درمیان ہم ہندوستان میں تعلیم کے اوسط سالوں میں محض 7 سال سے زیادہ میں 40 فی صد کے اضافے کی توقع کرتے ہیں.....۔،،

عالمی بینک نے اپنی حال کی رپورٹ، ہندوستان اور علمی معیشت- حصول قوت اور مواقع کے ذرائع میں بیان کیا ہے کہ ہندوستان کو علمی معیشت کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اگر اپنا علم اسی قدر استعمال کرے جتنا کہ آئرلینڈ کرتا ہے (یہ باور کیا گیا ہے آئرلینڈ اپنی علمی معیشت کو نہایت مؤثر طور پر استعمال کرتا ہے) تب ہندوستان کی فی کس آمدنی جو 2002 میں محض 1000 امریکی ڈالر تھی وہ 2020 میں بڑھ کر 3000 امریکی ڈالر ہو جائے گی۔ اس میں مزید بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستان معیشت کے پاس اس منتقلی کے لئے سبھی اجزائے ترکیبی موجود ہیں جیسے ہنرمند لوگوں کی ضروری ومطلوبہ

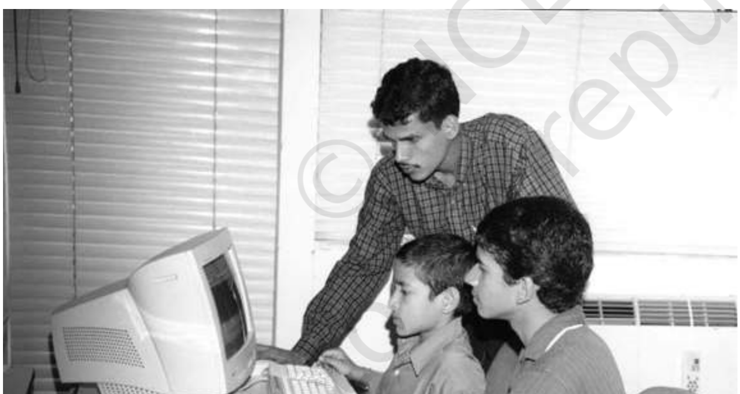

شکل **5.4.** ہر ہاتھ میں روزگار پیش جاب: ہندوستان کو علمی معیشت میں تبدیل کرتے ہوئے۔

باکس 5.2 علمی معیشت کے طور پر ہندوستان

ہندوستان کی سافٹ ویر صنعت پچھلے دھوں میں مؤثر ریکارڈ ظاہر کرتی رہی ہے۔صنعتکار (Entrepreneurs) نوکرشاہ اور سیاست داں اب یہ خیال پیش کرر ہے ہیں کہ کس طرح ہندوستان انفارمیشن ٹکنالوجی (IT) کا استعمال کرنے کے ذریعہ علم پر مبنی معیشت میں خود کو تبدیل کرر ہا ہے۔ گاؤں والون کی کچھ مثالیں بھی پائی جاتی ہیں کہ وہ ای-میل کا استعمال کرہے ہیں جس سے اس طرح کے انقلاب کی مثالوں کا حوالہ پیش کرتی ہیں۔اسی طرح ای-حکمرانی مستقبل کے انداز کے طور پر پیش ہور ہا ہے۔IT موجودہ اثاثوں اور عمل کاریوں کو زیادہ مؤثر اور کارگزار بنا سکتی ہےلیکن سب سے پہلے ایک بنیادی ڈھانچے کوفروغ دیئے جانے کی ضرورت ہے۔

تعداد، ایک اچھی طرح سے کام کرتی، جمہوریت اور مختلف النوع سائنس اور ٹکنالوجی پر مبنی بنیادی ڈھانچہ۔ اس طرح دونوں رپورٹیں اشارہ کرتی ہیں کہ ہندوستان میں مزید انسانی سرمایہ کی تشکیل سے اس کی معیشت اعلیٰ فروغ کی راہ کی طرف منتقل ہوگی۔

5.4 انسانی سرمایہ اور انسانی ترقی

یہ دونوں اصطلاحات ایک جیسی ہونے کا تاثر پیدا کرتی ہیں لیکن ان دونوں میں واضح فرق ہے۔ انسانی سرمایہ تعلیم اور صحت کو محنت کی پیداواریت بڑھانے کے ذرائع کے طور پر باور کرتا ہے۔ انسانی ترقی اس تصور پر مبنی ہے کہ تعلیم اور صحت انسان کی فلاح و بہبود کی تکمیل کرنے والے اجزاء ہیں کیونکہ جب لوگوں کے پاس پڑھنے لکھنے کی صلاحیت اور طویل اور صحت مندانہ زندگی گزارنے کی اہلیت ہوتی ہے، تبھی وہ دوسرے انتخاب جسے وہ کارآمد یا قیمتی سمجھتے ہیں، اختیار کرنے کے اہل ہونگے۔ انسانی سرمایہ انسانوں کو کسی مقصد یا ہدف تک پہنچنے کا وسیلہ مانتا ہے، وہ مقصد یا نتیجہ جو پیداوری صلاحیت میں اضافہ کرتا ہے۔ اس نظریے سے تعلیم اور صحت میں کوئی بھی سرمایہ کاری غیر پیداوری ہوگی اگر اس سے اشیاء اور خدمات کے ماحصل میں اضافہ نہیں ہوتا۔ انسانی ترقی کے تناظر میں انسان اپنے آپ میں مقاصد ہیں انسانی بہبود کو تعلیم اور صحت میں سرمایہ کاریوں کے ذریعہ بڑھایا جانا چاہیے بھلے ہی اس طرح کی سرمایہ کاریوں کا نتیجہ

انہیں حل کریں

➢ اگر تعمیراتی کام سے متعلق ورکر، گھریلو نوکر، دھوبی یا اسکول کا چپراسی خراب صحت کے سبب کافی عرصے تک کام سے غیر حاضر رہے، دریافت کیجئے کہ کس طرح:

(i) اس کے روزگار کے تحفظ

(ii) اجرت/تنخواہ پر اثر پڑتا ہے۔

اس کے ممکنہ اسباب کیا ہوسکتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

2019-20

مزدور کی اونچی پیداواریت کی صورت میں نہ نکلے۔ لہٰذا بنیادی تعلیم اور بنیادی صحت ،محنت کی پیداواریت میں ان کے اشتراک کے لحاظ کے بغیر اپنے آپ میں اہمیت کی حامل ہیں۔ اس نظریے کے لحاظ سے ہر فرد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بنیادی تعلیم اور بنیادی حفظان صحت خدمات حاصل کرے یعنی ہر فرد کو خواندہ ہونے اور صحت مندانہ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔

5.5 ہندوستان میں انسانی سرمایہ کی تشکیل کی صورتحال

اس سیکشن میں ہم ہندوستان میں انسانی سرمایہ کی تشکیل کا تجزیہ کریں گے۔ ہم نے پہلے پڑھا کہ انسانی سرمایہ کی تشکیل تعلیم، صحت، کام کے دوران تربیت، نقل مکانی اور معلومات میں سرمایہ کاریوں کا نتیجہ ہے، ان میں تعلیم اور صحت انسانی سرمایہ کی تشکیل کے نہایت اہم ذرائع ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا ملک مرکزی حکومت، ریاستی حکومتوں اور مقامی حکومتوں (میونسپل کارپوریشن، میونسپلٹیوں اور دیہی پنچایتیں) کے ساتھ ایک وفاقی ملک ہے۔ ہندوستان کے آئین میں ہر سطح کی حکومت کے ذریعہ انجام دیئے جانے والے کاموں کا ذکر ہے۔ اسی کے لحاظ سے تعلیم اور صحت دونوں پر اخراجات بیک وقت سبھی تینوں سطحوں کے ذریعہ انجام دیا جانا ہوتا ہے۔ صحت سے متعلق سیکٹر کا تجزیہ بنیادی ڈھانچے کے باب میں کر دیا گیا ہے؛ لہٰذا ہم یہاں صرف تعلیم کے سیکٹر کا تجزیہ کریں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان میں تعلیم اور صحت کس کی نگرانی میں ہے؟ ہندوستان میں تعلیمی سیکٹر کا تجزیہ کرنے سے پہلے ہم تعلیم اور صحت کے سیکٹروں میں سرکاری مداخلت کی ضرورت پر نظر ڈالیں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ تعلیم اور حفظان صحت سے متعلق خدمات سے نجی اور سماجی دونوں فوائد حاصل ہوتے ہیں اور تعلیم اور صحت سے متعلق خدمات کی بازاروں میں نجی اور پبلک اداروں دونوں کی موجودگی کی یہی وجہ ہے۔ تعلیم اور صحت پر اخراجات ٹھوس طویل المدت اثر پیدا کرتے ہیں اور انھیں آسانی سے اُلٹا (Reversed) نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا سرکاری مداخلت ضروری ہے۔ مثال کے لئے جب کوئی بچہ ایسے کسی اسکول یا طبی دیکھ بھال کے مرکز میں داخل ہوتا ہے جہاں مطلوبہ خدمات مہیا نہیں ہیں تو اس سے پہلے کہ بچے کو کسی دوسرے ادارے میں منتقل کیے جانے کا فیصلہ لیا جائے کافی نقصان ہو چکا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں انفرادی صارفین کے پاس ان خدمات کے معیار اور ان کی لاگتوں کے بارے میں پوری معلومات نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں تعلیم اور طبی خدمات کے فراہم کار اجارہ دارانہ قوت حاصل کر لیتے ہیں اور استحصال کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ اس صورت حال میں حکومت کا کردار یہ یقینی بنانا ہے کہ ان خدمات کے نجی فراہم کنندہ حکومت کے طے کردہ معیارات کی تعمیل کریں اور صحیح قیمت وصول کریں۔

ہندوستان میں مرکزی اور ریاستی سطح پر وزارائے تعلیم، تعلیم کے شعبہ جات اور مختلف تنظیمیں جیسے نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (NCERT)، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (U G C) اور آل انڈیا کونسل آف ٹکنیکل ایجوکیشن (AICTE) تعلیم کے سیکٹر کو منضبط کرتی ہیں۔ اسی طرح، مرکزی اور ریاستی سطح پر وزارائے صحت، صحت کے شعبہ جات اور مختلف تنظیمیں جیسے انڈین کونسل فار میڈیکل ریسرچ (ICMR) ہیلتھ سیکٹر کو منضبط کرتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

ہمارے جیسے ترقی پذیر ملک میں جہاں آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ خطِ غریبی کے نیچے زندگی گزارتا ہے، بہت سے لوگ بنیادی تعلیم اور طبی دیکھ بھال کی سہولیات تک حاصل نہیں کر سکتے مزید برآں، ہمارے لوگوں کی بڑی تعداد اعلیٰ طبی دیکھ بھال اور اعلیٰ تعلیم تک رسائی کے مقدور نہیں ہوتی۔ مزید برآں، جب بنیادی تعلیم اور طبی دیکھ بھال کو شہریوں کے حقوق کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے تب یہ اور بھی ضروری ہے کہ حکومت مستحق شہریوں اور سماجی طور پر مظلوم طبقات کے لئے تعلیم اور طبی دیکھ بھال کی خدمات مفت فراہم کرے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتیں سو صد فی خواندگی حاصل کرنے اور ہندوستانیوں کی اوسط تعلیمی حصولیابیوں کو نمایاں طور پر بڑھانے کے مقصد کو پورا کرنے کے سلسلے میں سالوں سے تعلیمی سیکٹر میں اخراجات کو بڑھاتی رہی ہیں۔

انہیں حل کریں

➤ NCERT، UGC، AICTE اور ICMR کے مقاصد اور کاموں کی شناخت کیجئے۔

5.6 ہندوستان میں تعلیمی سیکٹر

تعلیم پر سرکاری اخراجات میں اضافہ: کیا آپ جانتے ہیں کہ حکومت تعلیم پر کتنا خرچ کرتی ہے؟ حکومت کے ذریعہ کیے جانے والے اخراجات دو طرح سے ظاہر ہوتے ہیں۔ (i) کل حکومتی اخراجات (ii) مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) کے فیصد کے طور پر۔

کل سرکاری اخراجات میں تعلیمی اخراجات کا فی صد حکومت کے سامنے چیزوں کی اسکیم میں تعلیم کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ GDP کے تعلیمی خرچ کا فی صد ظاہر کرتا ہے کہ ہماری وہ آمدنی کتنی ہے جو ملک میں تعلیم کے فروغ کے لئے دی جارہی ہے۔ 1952 تا 2014 کے دوران کل حکومتی اخراجات کے فیصد کے طور پر تعلیمی اخراجات 7.92 سے بڑھ کر 11.1 فیصد ہو گئے ہیں اور GDP کے فی صد کے طور پر 0.64 سے بڑھ 4.13 فیصد ہو گئے ہیں۔ اس پوری مدت کے دوران تعلیمی اخراجات میں اضافہ یکساں نہیں رہا ہے اور بے ترتیب اتار چڑھاؤ آتے رہے۔ اس میں اگر ہم نجی اخراجات کو بھی شامل کریں جو کہ افراد اور فلاح کار اداروں کے ذریعہ کیے جاتے ہیں تب کل تعلیمی اخراجات کافی زیادہ ہو سکتے ہیں۔

تعلیمی اخراجات ابتدائی تعلیم کے لیے اخراجات کا ایک بڑا حصہ شامل ہوتا ہے اور اعلیٰ و تیسری سطح پر (اعلیٰ تعلیم کے ادارے جیسے کالج، پولی ٹیکنک اور یونیورسٹیاں) کا حصہ کم ہوتا ہے، اگرچہ اوسطاً سرکاری اخراجات تیسری سطح پر کم ہوتے ہیں لیکن فی طالب علم اخراجات تیسرے مرحلے کی تعلیم میں ابتدائی کے مقابلے زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مالیاتی وسائل تیسرے مرحلے کی تعلیم سے ابتدائی تعلیم کو منتقل کر دیئے جائیں۔ جیسے جیسے ہم اسکولی تعلیم کو وسعت دیتے ہیں، ہمیں زیادہ اساتذہ کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں سے تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ لہذا تعلیم کی تمام سطحوں پر اخراجات میں اضافہ ہونا چاہیے۔

2014-15 میں ریاستوں کے درمیان فی کس تعلیمی اخراجات نمایاں طور پر مختلف ہوتے ہیں جیسا کہ ہماچل پردیش میں جتنا زیادہ 34651 روپے ہے اتنا ہی کم بہار میں 4088 روپے ہے۔ اس سے ریاستوں میں تعلیمی مواقع اور حصولیابیوں کے

© NCERT not to be republished

سکتے۔ 1998 میں حکومت ہند کی مقرر کردہ تپاس مجمدار کمیٹی نے تخمینہ لگایا کہ دس برس کے دوران (99-1998 سے 07-2006 تک) 1.37 لاکھ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے۔ تب ہی 14 - 6 سال کی عمر کے تمام بچے اسکولی تعلیم کے دائرے میں آسکیں گے۔ تعلیم پر خرچ کی اس سطح کے مقابلے میں، جو کل جی۔ ڈی۔ پی کا 6 فی صد بنتا ہے، موجودہ 4 فی صد سے کچھ زیادہ خرچ ناکافی رہا ہے۔ اصولاً 6 فی صد کے ہدف کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس کو آنے والے برسوں کے لئے لازمی مان لیا گیا ہے 2009 میں مرکزی حکومت نے حقِ تعلیم ایکٹ (Right to Education Act) منظور کیا جس کے ذریعے 14-6 برس کی عمر کے تمام بچوں کو مفت تعلیم پانے کا بنیادی حق حاصل ہوا۔

حال ہی میں مرکزی حکومت نے سبھی مرکزی ٹیکسوں پر دو فی صد تعلیم ٹیکس عائد کیا ہے۔ اس پوری رقم کو ابتدائی تعلیم کے لئے

شکل **5.5** تعلیمی بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری ناگزیر ہے۔

درمیان فرق پیدا ہوتا ہے۔

اگر ہم تعلیمی اخراجات کا موازنہ مختلف کمیشنوں کے ذریعہ سفارش کیے گئے تعلیمی اخراجات کی مطلوبہ سطح کے ساتھ کریں تب تعلیم پر اخراجات کے ناکافی ہونے کے بارے میں کوئی بھی سمجھ سکتا ہے۔ 50 سال پہلے تعلیمی کمیشن (1966-1964) نے سفارش کی تھی کہ GDP کا کم سے کم 6 فی صد تعلیم پر خرچ کیا جائے تاکہ تعلیمی حصولیابیوں میں شرح افزائش قابل ستائش بن

انہیں حل کریں

- اسکولی تعلیم کی مختلف سطحوں پر اسکول چھوڑنے والوں کا کیس مطالعہ تیار کیجئے جیسے!
  - (i) ابتدائی تعلیم میں چھوڑنے والے
  - (ii) کلاس viii میں چھوڑنے والے
  - (iii) کلاس x میں چھوڑنے والے

درج ذیل کے اسباب دریافت کیجئے اور کلاس میں بحث کیجئے۔

- اسکول چھوڑنے والوں کے ذریعہ بچہ مزدوری کی راہ ہموار ہوتی ہے، بحث کیجئے کہ یہ کس طرح انسان اصل نقصان میں ہے۔

2019-20

جدول 5.2

ہندوستان میں تعلیمی حصول یابی

نمبر شمار	تفصیلات	1990	2000	2015
1	بالغ شرح خواندگی (15 سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کا فی صد)			
	1.1 مرد	61.9	68.4	81
	1.2 عورت	37.9	45.4	63
2	ابتدائی تعلیم پوری کرنے کی شرح (متعلقہ عمر گروپ کا فی صد)			
	2.1 مرد	78	85	94
	2.2 عورت	61	69	99
3	نوجوان شرح خواندگی (15 تا 24 سال کی عمر کے لوگوں کا فی صد)			
	3.1 مرد	76.6	79.7	92
	3.2 عورت	54.2	64.8	87

مختص کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لئے اور اعلیٰ تعلیم اختیار کرنے والے طلباء کے لئے نئی قرض اسکیموں کے ایک بڑے خرچ کی منظوری دی ہے۔

ہندوستان میں تعلیمی حصولیابیاں: کسی ملک میں عام طور پر تعلیمی حصولیابیاں بالغ شرح خواندگی، ابتدائی تعلیم پورا کرنے کی شرح اور نوجوانوں کی شرح خواندگی کی شکل میں ظاہر کی جاتی

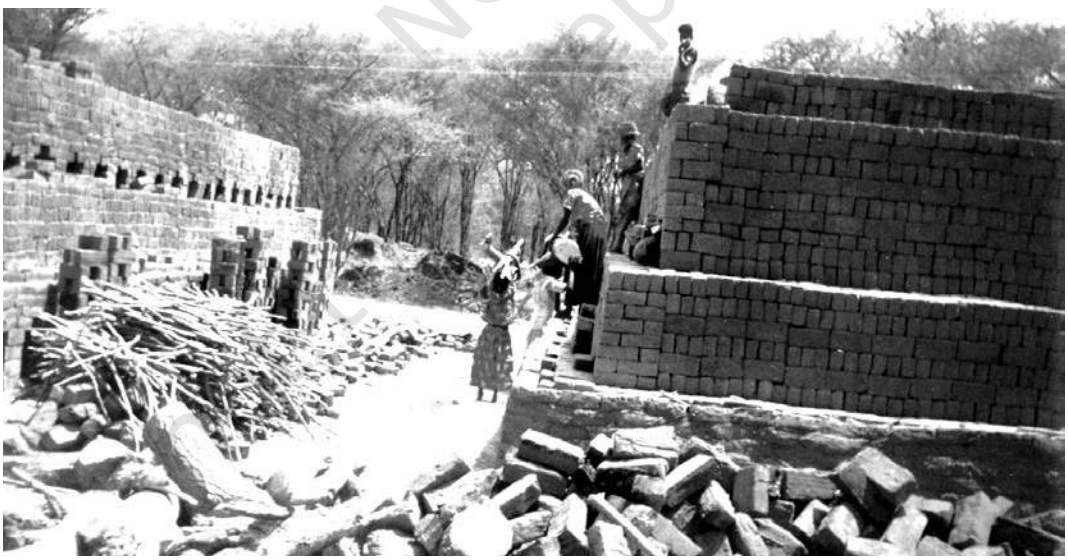

شکل 5.6. بیچ میں ھی اسکول کی پڑھائی چھوڑنے والے بچے، بچہ مزدوری کو فروغ دیتے ھیں، یہ انسانی وسائل کا نقصان ھے۔

© NCERT not to be republished

ہے۔ پچھلی دو دہائیوں کی یہ شماریات جدول 5.2 میں دی گئی ہیں۔

5.7 مستقبل کے آثار

سب کے لئے تعلیم – اب بھی ایک دور کا خواب: اگرچہ خواندگی کی شرحیں بالغوں اور نوجوانوں میں بڑھی ہیں۔ پھر بھی ہندوستان میں ناخواندگان کی مطلق تعداد اتنی ہے جتنی کی ہندوستان کی آزادی کے وقت آبادی تھی۔ 1950 میں جب ہندوستان کا آئین، آئین ساز اسمبلی کے ذریعہ پاس کیا گیا تھا تب آئین کے رہنما اصولوں میں تحریر کیا گیا تھا کہ حکومت کو آئین کے نفاذ کے 10 سال کے اندر 14 سال تک کی عمر کے سبھی بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنا چاہیے۔ اگر یہ ہدف پورا ہو گیا ہوتا تو ہمیں اب تک سو فی صد خواندہ ہو جانا چاہیے تھا۔

جنسی مساوات — پہلے سے زیادہ بہتر: مردوں اور عورتوں کے درمیان شرح خواندگی میں فرق کم ہو رہا ہے جو جنسی مساوات میں مثبت ترقی کی علامت ہے؛ تاہم ہندوستان میں عورتوں کی تعلیم کو فروغ دینے کی ضرورت مختلف اسباب سے فوری طور پر

شکل 5.7. اعلی تعلیم حاصل کرنے والے کم لوگ

ضروری ہے۔ ان کی معاشی آزادی اور سماجی حیثیت کو بہتر بنانے کے لیے اور اس لیے بھی ناگزیر ہے کہ بار آوری شرح اور عورتوں اور بچوں کی طبی دیکھ بھال پر موافق اثر ڈالتا ہے۔ لہذا ہم صرف شرح خواندگی میں اضافے سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔ ہمیں صد فی صد بالغ خواندگی حاصل کرنے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔

اعلیٰ تعلیم - حاصل کرنے والوں کی کم تعداد

ہندوستانی تعلیم کی شکل مخروطی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اعلیٰ سطح تک پہنچنے والوں کی تعداد بہت کم رہ جاتی ہے۔ مزید برآں تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے روزگاری بہت ہی زیادہ ہے۔ 12-2011 میں NSSO کے اعداد وشمار کے مطابق دیہی علاقوں کے گریجویشن اور اس سے زیادہ تعلیم یافتہ مرد نوجوانوں میں بیروزگاری کی شرح 19 فی صد تھی۔ شہری علاقوں کے ایسے ہی نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح نسبتاً کم 16 فی صد تھی۔ بہت زیادہ متاثر ہونے والی دیہی گریجویٹ نوجوان خواتین تھیں کیوں کہ ان میں 30 فی صد بے روزگار ہیں۔ اس کے برعکس دیہی اور شہری علاقوں میں ابتدائی سطح کے تعلیم یافتہ نوجوان صرف 3 سے 6 فی صد تک بے روزگار تھے۔ اس لیے حکومت کو اعلیٰ تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم فراہم کرنی چاہئے اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے معیار کو بھی بہتر بنانا چاہیے تاکہ ایسے اداروں میں طلباء کو قابل روزگار مہارتیں فراہم کی جا سکیں۔ اگر موازنہ کریں تو کم تعلیم یافتہ کے مقابلے زیادہ تعلیم یافتہ افراد میں بے روزگاری کی شرح زیادہ ہے۔ کیوں؟

5.8 اختتام

انسانی سرمایہ کی تشکیل اور انسانی ترقی کے معاشی اور سماجی فوائد

© NCERT not to be republished

کافی جانے مانے ہیں۔ ہندوستان میں مرکزی اور ریاستی حکومتیں تعلیمی اور طبی سیکٹر کے فروغ کے لیے کافی رقم مختص کرتی رہی ہیں۔ سماج کے مختلف سیکٹروں میں تعلیمی اور صحت سے متعلق خدمات کے پھیلاؤ کو یقینی بنایا جانا چاہیے تاکہ معاشی نمو اور مساوات بیک وقت حاصل کی جاسکے۔

ہندوستان کے پاس دنیا کے سائنٹفک اور ٹکنیکل افرادی قوت کا ایک وافر ذخیرہ ہے۔ وقت کی ضرورت یہ ہے کہ معیاری کے لحاظ سے اسے بہتر بنایا جائے اور ایسی صورتحال پیدا کی جانی چاہیے کہ ہمارے اپنے ملک میں ان کا بھرپور استعمال کیا جاسکے۔

خلاصہ

- تعلیم میں سرمایہ کاری انسانوں کوانسانی سرمایہ میں تبدیل کرتی ہیں۔ انسانی سرمایہ بڑھی ہوئی محنت کی پیداواری صلاحیت کی نمائندگی کرتا ہے، جو کہ حاصل کی گئی اہلیت ہے اوراس توقع کے ساتھ کہ یہ مستقبل کی آمدنی ووسائل کو بڑھائے گا دانستہ سرمایہ کاری فیصلوں کا ایک نتیجہ ہے۔
- تعلیم کے دوران تربیت، صحت، نقل مکانی اور معلومات میں سرمایہ کاری انسانی سرمایہ کی تشکیل کے وسائل ہیں۔
- مادی سرمایہ کا تصورانسانی سرمایہ کی صورت گری کے لیے بنیاد ہے۔ تشکیل سرمایہ کی دوشکلوں میں کچھ مماثلتیں اورساتھ ہی ساتھ عدم مماثلت بھی ہیں۔
- انسانی سرمایہ کی تشکیل میں سرمایہ کاری کواثر انگیز اورنمو کوتقویت دینے والا سمجھا جاتا ہے۔
- وقت کے ساتھ ساتھ تعلیم کی تقسیم پر ڈیٹا دنیا کے سبھی خطوں میں نابرابری کے ساتھ ہی ساتھ اوسطاً تعلیمی سطح کا بڑھنا بھی دکھاتا ہے۔
- انسانی ترقی اس تصور پر مبنی ہے کہ تعلیم اور صحت انسانی فلاح و بہبودی کی تکملہ ہیں کیونکہ صرف جب لوگوں کے پاس پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے تبھی وہ طویل وصحت مندانہ زندگی گزارتے ہیں اور وہ دیگر انتخابات، جن کی وہ قدر و قیمت سمجھتے ہیں، کے اہل ہوں گے۔
- کل حکومتی اخراجات کے تعلیمی اخراجات، کافی صد حکومت کے سامنے چیزوں کی اسکیم کے مقابلے تعلیم کی اہمیت کی نشاندہی کرتا ہے۔

© NCERT not to be republished

2019-20

مشقیں

1. ملک میں انسانی سرمایہ کے دو بڑے وسائل کیا ہیں؟
2. ملک میں تعلیمی حصولیابی کے اشاریے کیا ہیں؟
3. ہندوستان میں تعلیمی حصولیابی میں ہم کیوں علاقائی فرق دیکھتے ہیں؟
4. انسانی سرمایہ اور انسانی ترقی کے درمیان فرق ثابت کیجئے؟
5. انسانی سرمایہ کے مقابلے انسانی ترقی کس طرح ایک وسیع مفہوم پر ہے؟
6. انسانی سرمایہ کی تشکیل میں کون سے عوامل اشتراک کرتے ہیں؟
7. دو حکومتی تنظیموں کا ذکر کیجئے جو صحت اور تعلیمی سیکٹروں کو منضبط کرتی ہیں۔
8. کسی ملک کی ترقی کے لیے تعلیم کو ایک اہم درآمدیئے کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ کس طرح؟
9. درج ذیل انسانی سرمایہ کی تشکیل کے ذرائع پر بحث کیجئے۔
   (i) صحت سے متعلق بنیادی ڈھانچہ
   (ii) نقل مکانی پر اخراجات
10. انسانی وسائل سے موثر استفادہ کے لئے صحت اور تعلیم کے اخراجات سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ثابت کیجئے۔
11. انسانی سرمایہ میں سرمایہ کاری نمو میں کس طرح اشتراک کرتی ہے؟
12. اوسط تعلیم کی سطح میں اضافے کے ساتھ عالمی پیمانے پر عدم مساوات میں نشیبی رجحان ہے، تبصرہ کیجئے۔
13. ایک ملک کی معاشی ترقی میں تعلیم کے رول کا جائزہ لیجئے۔
14. تعلیم میں سرمایہ کاری معاشی نمو کو کس طرح متحرک کرتی ہے؟ وضاحت کیجئے۔
15. کسی فرد کی کام کے دوران تربیت کی ضرورت ثابت کیجئے۔

© NCERT not to be republished

16. انسانی سرمایہ اور معاشی نمو کے درمیان رشتہ دریافت کیجئے۔

17. ہندوستان میں عورتوں کی تعلیم (تعلیم نسواں) کو فروغ دینے کی ضرورت پر بحث کیجئے۔

18. تعلیم اور ہیلتھ سیکٹر میں حکومتی مداخلت کی مختلف شکلوں کی ضرورت کے حق میں دلیل دیجئے۔

19. ہندوستان میں انسانی سرمایہ کی تشکیل کے اہم مسائل کیا ہیں؟

20. کیا آپ کے خیال میں تعلیم اور صحت کے دیکھ بھال سے متعلق اداروں میں فیس کی ساخت کو منضبط کرنا حکومت کے لئے ضروری ہے؟ اگر ہے تو کیوں؟

مجوزہ اضافی سرگرمیاں

1. نشاندہی کیجئے کہ انسانی ترقی اشاریئے کو کس طرح شمار کیا جاتا ہے اور عالمی انسانی ترقیاتی اشاریئے میں ہندوستان کی کیا حیثیت ہے؟

2. مستقبل قریب میں کیا ہندوستان میں علم پر مبنی معیشت ہونے جا رہی ہے؟ کلاس روم میں بحث کیجئے۔

3. جدول 5.2 میں دیئے گئے ڈیٹا کی ترجمانی کیجئے۔

4. تعلیم یافتہ شخص کی حیثیت سے تعلیم کے مسئلے میں آپ کا کیا اشتراک ہوگا؟ (مثال: ہر ایک کو تعلیم دو)

5. ان مختلف وسائل کو درج فہرست کیجئے جو تعلیم، صحت اور محنت سے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں۔

6. مرکزی وزارت تعلیم و صحت کی سالانہ رپورٹوں کو پڑھئے اور خلاصہ کیجئے مرکزی وزارت مالیات کے ذریعہ ہر سال تیار کیے جانے والے معاشی سروے میں سماجی سیکٹر پر باب پڑھئے۔

© NCERT not to be republished

حوالہ جات

کتابیں

بیکر گیرے ایس 1964"Human Capital" دوسرے اشاعت، کولمبیا یونیورسٹی پریس، نیویارک

فری مین رچرڈ۔ 1976"The Overeducated American" اکیڈمک پریس نیویارک

حکومتی رپورٹیں

Education in Indiaوزارت برائے فروغِ انسانی وسائل، حکومت ہند، مختلف سالوں کے لئے (حالیہ سالوں کے لئے) سالانہ رپورٹیں، وازارت برائے فروغ انسانی وسائل، حکومت ہند۔

ویب سائیٹیں

www.education.nic.in

www.cbse.nic.in

www.ugc.ac.in

www.aicte.ernet.in

www.ncert.nic.in

www.finmin.nic.in

www.mospi.nic.in

© NCERT not to be republished